ایسے مسائل نکلیں جن سے ہم کو اختلاف ہو۔ بہر حال ان مسائل کی وجہ سے اُن پر کفر یا فسق یا خارجیت یا ضلالت کا فتویٰ لگانا ظلم صریح بلکہ جہالت اور شرارت ہے علامہ ابن القیم فرماتے ہیں ان من رد الخبر الصحیح اعتقاد الغلط الناقل اوکذبہ اولاعتقاد الراد ان المعصوم لایقول ھذا اولاعتقاد نسخہ ونحوہ فردہ اجتھادا وحرصا علی نصر الحق فانہ لایکفر بذلک ولا یفسق فقد رد غیر واحد من الصحابہ بعض اخبار الاحاد الصحیحۃ کما رد عمر حدیث فاطمۃ بنت قیس فی اسقاط نفقۃ المطلقۃ الثلثۃ کما ردت عائشۃ رضی اللہ عنہا حدیث ابن عمر فی تعذیب المیت ببکاء اھلہ علیہ وغیر ذلک انتھی (مختصر الصواعق المرسلہ ص۳۴) اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ احفظنا من التحزب والتشتت۔ مودودی جدی نسبت ہے۔ واللہ اعلم۔

سوال

ایک شخص ضعیف العمر سن اسی کا رکھتا ہے۔ اُس کے دونوں زانوؤں میں درد اور اعصاب کا تشنج رہتا ہے۔ رکوع اور تشہد کی حالت میں تشنج اور درد شدید ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے رکوع او سجدہ کی تسبیحیں پڑھنی مشکل ہوتی ہیں۔ بنا بریں اس کو پورے طور سے تشفی و تسلی نہیں ہوتی۔ فقط صبح کی نماز جوں توں ادا کر لیتا ہے۔ باقی چار وقت کی نمازیں ادا کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ ایسا شخص ایک وقت کی نماز پر اکتفا کر سکتا ہے۔ یا باقی نمازیں بھی ادا کرنے پر مجبور ہے۔ ایسا شخص فوت کردہ نمازیں قضا کرے یا نہ۔ اور روزہ نہ رکھ سکنے کی وجہ سے ایک شخص کو سحر و افطار کرا دیتا ہے۔ محمد رحیم اللہ۔ مدراسی

جواب:۔ بوڑھا آدمی جب تک سن خرافت کو نہ پہنچ جائے اور اُس کے ہوش و حواس زائل نہ ہو جائیں تمام شرعی احکام کا بدستور مکلف اور پابند رہتا ہے اور ایک نماز بھی اُس کے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتی البتہ نماز ادا کرنے کی کیفیت میں آسانی اور سہولت ہو جاتی ہے۔ اس اسی سالہ ضعیف العمر بیمار شخص کو اگر حسب دستور رکوع اور سجدہ کرنے اور ہر طرح بیٹھ کر نماز پڑھنے میں تکلیف ہوتی ہے تو دائیں پہلو پر لیٹ کر قبلہ رُو ہو کر پنجگانہ فرائض ادا کرے۔ رکوع و سجدہ سر کے اشارے سے ادا کرنا کافی ہوگا۔ ایسے معذور اور بیمار کے لئے شرعاً یہی حکم ہے۔ تکلیف اور مشقت برداشت کر کے کھڑے ہو کر حسب دستور کسی ایک نماز کے ادا کر لینے سے بقیہ نمازیں معاف نہیں ہونگی۔ فوت کردہ نمازیں بھی لیٹ کر قضا کرے۔ رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتا ہے تو مسکین کو کھانا کھلا دینا کافی ہے۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۲۰) اگر کوئی دوسری طاقت ہوتی، تو جذبۂ انتقام میں آ کر سبھوں کو ہلاکت خیز چکی کے دور میں پیس ڈالتی۔ لیکن فرشتہ سیرت فاتح کا دل دیکھئے کہ اپنے دیرینہ دشمنوں سے انتقام کا حق حاصل ہے، اُن کی ساری ایذا رسانیاں ازبر ہیں، ایام مصیبت بھی یاد ہیں۔ سب کچھ ہے۔ لیکن پھر بھی ان سب کے بارے میں معافی کا حکم صادر فرما دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ کا فرمان لا تثریب علیکم الیوم (آج تم سے کوئی باز پرس نہیں)۔ اس قسم کے تمام معاندانہ اور مفسدانہ اعتراضات و توہمات کی کھلی ہوئی تردید اور واضح انکار ہے۔